احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات 30 اکتوبر 2003ء

روزنامہ ٹیلی فون نمبر 213029 C.P.L 29

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

جمعرات 30 اکتوبر 2003ء 3 رمضان 1424 ہجری - 30 اخاء 1382 ہش جلد 53-88 نمبر 248

اخلاق عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت پیر سراج الحق نعمانی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔

ایک روز بارہ بجے رات کے شیخ یوسف علی صاحب کا اتفاقاً تنگ حال ہوگیا اور قضاء وقدر کے ماتحت موت کے آثار ہوکر جان کندن شروع ہوگئی میرے مکان پر شیخ فیض اللہ احمدی ہمشیرہ زادہ مرحوم آئے اور یہ حالت بیان کی میں سن کر حیران ہوگیا اور ششدر رہ گیا اور دل میں کہا کہ یاالٰہی یہ کیا ماجرا ہے رات دس بجے کے وقت میں اچھی طرح چھوڑ کر آیا ہوں خیر میں مرحوم کے پاس گیا دیکھا تو حالت غیر ہے اور جان کندن شروع ہے۔ موت کے آثار نبض کا چھوٹ جانا۔ غیر منظم ہونا جسم کا ٹھنڈا ہونا۔ منہ کھلا رہنا وغیرہ سب موجود ہیں۔ میں سیدھا حضرت اقدس مسیح موعود کے مکان پر گیا۔ اب ساڑھے بارہ بجے ہیں ادھر مریض کا تنگ حال ادھر مکان کے دروازے بند اور سب سوتے ہیں میں ادھر کے حصہ مکان کی طرف گیا جس طرف حضرت اقدس سویا کرتے یا لکھا کرتے ہیں میں نے ایک آواز بڑے زور سے گھبراہٹ میں دی تو پہلے جو بولے تو حضرت بولے کہ صاحبزادہ صاحب ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ ہاں حضور سراج الحق ہے۔

فرمایا: اس وقت کیسے آئے ہو۔

سراج نے عرض کیا کہ یوسف علی کی حالت غیر اور قریب الموت ہے اور جان کندن شروع ہے۔ تمام جسم سرد اور نبض غیر منظم کوئی صورت اچھی نہیں۔ زندگی سے قطعی مایوسی ہے۔

فرمایا شام تک تو ہم نے خبر منگائی اچھے تھے اندر آؤ اور اندر ایک خادمہ سے فرمایا کہ جلدی دروازہ کھول دو ثواب ہوگا اور ایک لالٹین ساتھ لے جاؤ خادمہ سے یہ کہنا کہ دروازہ کھول دو ثواب ہوگا ایسے پیارے لب ولہجہ سے فرمایا کہ میرے جیسے انسان کا کام نہیں کہ اس کا اندازہ کر سکے۔ حالانکہ آپ آقا ہیں اور وہ خادمہ ہے اور ہر طرح سے تابعدار اور فرمانبردار ہے آپ چاہتے تو امراؤ ساوالی شان سے اس کو خادمہ سمجھ کر یا دھمکا کر یا کڑی اور سخت آواز سے حکم کر سکتے تھے لیکن اس لب ولہجہ اور دھیمی اور مسکینی طریق سے فرمانا ”دروازہ کھول دو ثواب ہوگا“ کیسا دل کو لبھانے والا جملہ ہے کہ دباؤ نہیں سختی نہیں یہ اوصاف حمیدہ اور خصائل پسندیدہ اس امام موعود کے تھے۔

جب میں حسب الحکم اندر مکان میں گیا حضرت اقدس نے تمام کیفیت دریافت فرمائی اور دو تین دوائیاں قیمتی جلدی جلدی لاکر اور ایک گلاس میں ڈال کر عنایت فرمائی جس میں عنبر اشہب خالص بھی تھا اور فرمایا کہ جلدی جاؤ اور پلاؤ اللہ تعالیٰ شفا دے اور جلد ہمیں اطلاع دینا ادھر ہم دعا کرتے ہیں (۔) پس میں دوا حضرت سے لے کر چلا اور یوسف مرحوم کو اس حالت نزع میں پلائی اور پلاتے ہی اس مرحوم نے آنکھیں کھول دیں اور کچھ ہوش وحواس درست ہوئے تو میں نے سارا قصہ سنایا مرحوم بہت خوش ہوا پھر میں اپنے مکان پر چلا گیا صبح کو قبل از نماز صبح حضرت اقدس نے مجھ کو مکان پر بلوایا اور فرمایا یوسف علی صاحب کا کیا حال ہے صاحبزادہ صاحب تم نے ہمیں اطلاع نہ دی۔

سراج: حضور اطلاع کیا دیتا ادھر آپ نے دوا دی اور ادھر دعا شروع کی دوا کا پلانا تھا اور شفا کا ہونا تھا اب اللہ تعالیٰ کا فضل ہے پوری تندرستی عود کر آئی۔

فرمایا: صاحبزادہ صاحب جب وہ دوا لے کر تم روانہ ہوئے تو ہم کو نیند نہ آئی دعاؤں میں لگ گئے اور تمہارا خیال رہا کہ اب خبر لاتے ہو گے اور ہمارے کان آدمیوں کی طرف لگے رہے کہ کون خبر لاتا ہے عین دعا کے وقت ذرا سی غنودگی میں ایک خواب دیکھا اور ایک الہام مبشر ہوا جو خاص یوسف علی صاحب کی نسبت ہے۔

(تذکرۃ المہدی ص 92 تا 96)

حصول صحت کی دعا

حضرت ابوالدرداءؓ کہتے ہیں کہ میں نے آنحضرت ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تم میں سے کوئی شخص بیمار ہو یا اس کا بھائی اپنی بیماری بیان کرے تو وہ یہ دعا کرے۔

اے ہمارے رب اے اللہ جس کے نام کی پاکیزگی آسمان میں ہے اور زمین و آسمان میں تیرا حکم اسی طرح چلتا ہے جس طرح آسمان میں تیری رحمت ہے پس تو زمین پر اپنی رحمت اتار۔ اور ہمارے گناہ اور خطائیں معاف کر، تو پاکوں کا رب ہے پس اس تکلیف پر اپنی رحمت میں سے رحمت اور شفائے خاص سے شفا نازل کر۔

(سنن ابی داؤد کتاب الطب باب کیف الرقی حدیث نمبر 3394)

جلد وصیتیں کریں

سیدنا حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

”پس تم جلد سے جلد وصیتیں کرو تا کہ جلد سے جلد نظام نو کی تعمیر ہو اور وہ مبارک دن آ جائے جبکہ چاروں طرف...... اور احمدیت کا جھنڈا لہرانے لگے۔“

(مرسلہ سیکرٹری مجلس کارپرداز)

رمضان اور انفاق فی سبیل اللہ

الحمدللہ کہ ہمیں زندگی میں پھر ماہ رمضان المبارک نصیب ہوا ہے اس مبارک مہینہ میں ہمارے سید و مولا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صدقہ وخیرات کی رفتار تیز آندھی سے مشابہت رکھتی تھی۔ حدیث وسنت سے معلوم ہوتا ہے کہ ماہ رمضان المبارک اور انفاق فی سبیل اللہ کا باہم گہرا تعلق ہے۔ اسی لئے حضرت مصلح موعود نے اس مبارک مہینہ میں تحریک جدید کے وعدہ سے سبکدوش ہونے کو پسند فرمایا اور 29 رمضان المبارک کی دعائیہ تقریب میں ان خوش نصیب مخلصین کے لئے خصوصی دعا کی روایت قائم فرمائی جو اس تاریخ سے قبل اپنی موعودہ رقم ادا فرما دیتے ہیں۔ درخواست کی جاتی ہے کہ زیادہ سے زیادہ احباب وخواتین اللہ تعالیٰ کی رضا اور اپنے محبوب امام ایدہ اللہ کی دعا سے مستفید ہونے کی سعی فرمائیں۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

پلاسٹک اور ہینڈ سرجن کی آمد

مکرم ڈاکٹر ابرار پیرزادہ صاحب پلاسٹک اور ہینڈ سرجن مورخہ 2 نومبر 2003ء بروز اتوار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت منداحباب سرجیکل رگائنی آؤٹ ڈور سے ریفر کروا کر پرچی روم سے پرچی بنوالیں۔ بغیر ریفر کروائے ڈاکٹر صاحب کو دکھانا ممکن نہ ہوگا۔ مزید معلومات کے لئے استقبالیہ سے رابطہ فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال)

مجلس انصاراللہ جرمنی کا 23واں سالانہ اجتماع

خداتعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ مجلس انصاراللہ جرمنی کو اپنا تیسواں سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ جو مورخہ 25 رمئی اختتام پذیر ہوا۔

حضور انور نے مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یو کے کو اپنا نمائندہ مقرر فرما کر اجتماع میں شرکت کے لئے بھجوایا۔ اجتماع کی تیاری اور انتظامات کی نگرانی کے لئے مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ جرمنی نے مکرم چوہدری عبیداللہ باجوہ صاحب کو منتظم اعلیٰ مقرر فرمایا۔ مکرم منتظم اعلیٰ صاحب نے اجتماع کے انتظامات کو 37 شعبہ جات میں تقسیم کیا اور ان شعبہ جات کی نگرانی کے لئے نائب منتظمین اعلیٰ کا 9 رکنی بورڈ تشکیل دیا اور 45 رکنی اجتماعی کمیٹی بنائی۔

24 رمئی 2003ء کو 10:45 بجے اجتماع کے پروگرام کا آغاز پرچم کشائی کے بعد دعا سے ہوا۔ مجلس انصاراللہ کا پرچم مکرم امیر صاحب یو کے نے لہرایا اور جرمنی کا قومی پرچم مکرم صدر مجلس انصاراللہ جرمنی نے لہرایا اور دعا امیر صاحب یو کے نے کرائی۔

پروگرام کے مطابق افتتاحی اجلاس زیر صدارت مکرم رفیق احمد حیات صاحب 11 بجے شروع ہوا۔ جس میں تلاوت قرآن کریم، عہد اور نظم کے بعد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ جرمنی نے پڑھ کر سنایا۔ حضور اقدس نے اپنے پیغام میں انصاراللہ کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کیا ہے اور اجتماع کی کامیابی کے لئے دعا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ انصاراللہ جرمنی کو حضور اقدس کی ہدایات کے مطابق اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور حضور کی دعاؤں کا مستحق بنائے۔ آمین۔ آپ کے بعد مکرم و محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت احمدیہ یو کے نے یورپی معاشرہ میں انصاراللہ کے کردار اور تربیت اولاد کے سلسلہ میں ذمہ داریوں پر مشتمل خطاب فرمایا۔

نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کے بعد تلقین عمل کا اجلاس بھی زیر صدارت مکرم رفیق احمد حیات صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم مولانا عبدالباسط طارق صاحب نے ''انصاراللہ کی ذمہ داریاں'' کے موضوع پر کی۔ مکرم امام حیدر علی ظفر صاحب نے خلافت کے موضوع پر خطاب کیا۔ اجتماع کے پہلے روز نماز مغرب اور عشاء کی ادائیگی کے بعد پرچہ دینی معلومات لیا گیا۔ انصار کے رات ٹھہرنے کا انتظام بیت السبوح میں کیا گیا۔ قریباً 150 انصار نے یہاں رات بسر کی اور نماز فجر کے بعد مکرم مولانا حیدر علی صاحب مشنری انچارج نے درس قرآن کریم دیا۔ اجتماع کے بعد دوسرے روز 25 مئی کے پروگرام صبح 7 بجے شروع کئے گئے۔ ناشتہ کے بعد 12:30 بجے تک فائنل ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

پروگرام صبح 7 بجے شروع کئے گئے۔ ناشتہ کے بعد 12:30 بجے فائنل ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔

اختتامی تقریب 15:30 بجے زیر صدارت مکرم رفیق احمد حیات صاحب امیر جماعت یو کے شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم، عہد اور نظم کے بعد سیکرٹری اجتماع نے اجتماع کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ پھر مکرم نمائندہ حضور اقدس نے علمی اور ورزشی مقابلہ جات نیز شعبہ جات کی کارکردگی میں پوزیشن حاصل کرنے والے انصار اور مجالس میں انعامات تقسیم فرمائے۔ امسال مجلس Rheinheim Hessen-Darmstadt علم انعامی کی مستحق قرار پائی۔ مجلس کے زعیم مکرم چوہدری محمد انور صاحب نے علم انعامی وصول کیا۔ تقسیم انعامات کے بعد مکرم نیشنل امیر صاحب جماعت احمدیہ جرمنی نے خطاب فرمایا۔

آپ کے بعد مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ یو۔کے نے اپنے صدارتی خطاب کے شروع میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی سیرت طیبہ کو بیان کرتے ہوئے حضور کے پرشفقت طریق تربیت کے بعض واقعات بیان فرمائے اور پھر کل کے خطاب کے تسلسل میں بچوں کی تربیت پر زور دیا اور اس کے بعد مکرم صدر صاحب مجلس انصاراللہ جرمنی نے مکرم نمائندہ صاحب حضور اقدس آپ کے وفد کے ارکان اور تمام حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ مکرم امیر صاحب انگلستان کے ساتھ مل کر سب نے دعا کی اور 18:30 بجے یہ نہایت کامیاب اجتماع بخیر وخوبی اختتام پذیر ہوا۔

یہاں یہ امر بھی قابل ذکر اور ازدیاد ایمان کا باعث ہے کہ خراب موسم کی پیشگوئی کے باعث مورخہ 22 مئی کو مکرم منتظم اعلیٰ نے موسم کے سازگار ہونے اور اجتماع کے جملہ پروگرام بخیر وخوبی اختتام پذیر ہونے کے لئے حضور اقدس کی خدمت میں بذریعہ فیکس درخواست دعا کی۔ سو الحمدللہ کہ خداتعالیٰ نے فضل فرمایا۔ دیگر امور کے ساتھ ساتھ ورزشی مقابلہ جات بھی باحسن پایہ تکمیل کو پہنچے اور اجتماع کے کسی پروگرام میں کوئی دقت پیش نہ آئی۔

مجلس انصاراللہ کی کل 218 مجالس میں سے امسال 215 مجالس کی اجتماع میں نمائندگی ہوئی جبکہ گزشتہ سال 169 مجالس کی نمائندگی تھی۔ انصار 1865 اور 218 زائرین کل 2083 احباب نے شرکت کی سعادت پائی۔

8 نومبائعین نے شرکت کرکے اجتماع کے پروگراموں اور اپنے مقابلہ جات میں بھرپور حصہ لیا۔ جرمن، انگلش اور عربی زبانوں میں ترجمانی کی گئی۔ بوسنین اور البانین زبانوں کی ترجمانی کا انتظام بھی موجود تھا۔ مکرم رفیق احمد صاحب کے وفد کے ارکان دو نائب امراء جماعت، صدر مجلس خدام الاحمدیہ کے علاوہ 4 ممالک کے 6 دیگر مہمانوں نے بھی اجتماع میں شرکت کی۔

(ماہنامہ الناصر جرمنی جون تا ستمبر 2003ء)

حدیثِ اُسوۂ اطہرؐ

دل کی زباں سے نعت پیمبرؐ سنائیں گے
ہم شب زدوں کو حرف منور سنائیں گے
دنیا کے پتھروں سے کہیں کیا حدیثِ غم
رُودادِ غم حضورؐ کے در پر سنائیں گے
آنکھوں کو مل گئی جو بصیرت کی روشنی
پڑھ کر کتاب چہرہ انور سنائیں گے
محرومیوں کے درد کو لفظوں میں ڈھال کر
موقع ملا تو ہم سرِ محشر سنائیں گے
صرف اذنِ گفتگو کا ہمیں انتظار ہے
جو کچھ گزر رہی ہے برابر سنائیں گے
یہ سانحاتِ غم یہ حکایاتِ خُوں چکاں
ہنس کر سنائیں گے کبھی رو کر سنائیں گے
محبوبِ کبریاؐ کے پسینے کے نام پر
افسانۂ حیات معطر سنائیں گے
سینے میں موجزن ہے حقیقت کی آبجو
قطرے کو داستانِ سمندر سنائیں گے
اترے ہیں آسماں سے ملائک بصد ادب
ثاقبؔ حدیثِ اُسوۂ اطہرؐ سنائیں گے

ثاقب زیروی

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر قاضی منیر احمد، مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

سیرت خاتم النبیین ۔ ازواج مطہرات کا تعارف

مکرم ہادی علی چوہدری صاحب

قسط اول

حضرت خدیجہؓ

حضرت خدیجہؓ اولاد والی ایک بیوہ عورت تھیں اور آپؓ کے یکے بعد دیگرے دو خاوند فوت ہو چکے تھے۔ آپؓ نہایت معزز، دولتمند، شریف اور پارسا تھیں جس کی وجہ سے طاہرہ مشہور تھیں۔ (زرقانی ازواج مطہرات حضرت خدیجہؓ)

آپؓ کی ہمہ خوبیوں کی وجہ سے مکّہ کے کئی لوگوں نے آپؓ کو نکاح کا پیغام بھیجا، مگر آپؓ نے سب کا انکار کیا۔ اُدھر آنحضرت ﷺ اپنے عنفوانِ شباب کے وقت سے ہی صادق و امین مشہور ہو گئے تھے۔ اس معاشرہ میں یہ دونوں وجود تھے جو ایسی فقید المثال خوبیوں کے مالک دکھائی دیتے تھے۔ گویا ہم سیرت و ہم صفات جوڑ موجود تھا۔ چنانچہ جب آنحضرت ﷺ کے ساتھ آپؓ کا معاملہ پڑا اور آپؓ نے آنحضرت ﷺ کے اخلاق فاضلہ اور قابلیت کو دیکھا اور اپنے خادم میسرہ کو بھی آپؐ کی تعریف میں رطب اللسان پایا تو خود آپؐ کو نکاح کا پیغام بھیجا جو کہ آنحضرت ﷺ نے ابو طالب کے مشورہ کے بعد قبول کر لیا۔ چنانچہ آپؐ کے رشتہ دار اور حضرت خدیجہؓ کے قریبی رشتہ دار جمع ہوئے اور ابو طالب نے پانچ سو درہم مہر پر حضرت خدیجہؓ کے ساتھ آنحضرت ﷺ کے نکاح کا اعلان کیا۔ اس وقت آنحضرت ﷺ کی عمر پچیس سال اور حضرت خدیجہؓ کی عمر چالیس سال تھی۔ (ابن سعد ازواج مطہرات حضرت خدیجہؓ والروض الانف جلد ۱ صفحہ ۱۲۲) گویا یہ شادی ۵۹۵ء میں ہوئی۔ حضرت خدیجہؓ وہ ہستی ہے جس نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا۔ آپؓ کو اس پہلو سے سب مردوں اور عورتوں پر تقدّم حاصل ہے۔ آپؓ کی وفات رمضان ۱۰ نبوی میں ہوئی اور تدفین مکّہ کے قدیم قبرستان جنتِ معلّٰی میں ہوئی۔

حضرت سودہؓ اور حضرت عائشہؓ

حضرت خدیجہؓ کی وفات کے بعد آنحضرت ﷺ کے دل میں جلد ہی دوسری شادی کا خیال آنا آپؐ کے منصب نبوّت کے لحاظ سے ایک طبعی امر تھا۔ لہٰذا آپؐ نے اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کیں کہ وہ اس معاملہ میں آپ کا ہادی اور رہنما ہو۔ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی دعا کو سُنا اور آپؐ کو ایک رویا کے ذریعے اپنے انتخاب سے اطلاع دی۔ چنانچہ حدیث میں آتا ہے کہ انہی ایام میں آنحضرت ﷺ نے ایک خواب دیکھا کہ جبرئیل علیہ السلام آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے ہیں اور آپؐ کے سامنے ایک سبز رنگ کا ریشمی رومال پیش کر کے عرض کیا کہ "یہ آپؐ کی بیوی ہے دنیا اور آخرت میں"۔ آپؐ نے رومال لے کر دیکھا تو اس پر حضرت عائشہؓ بنت ابوبکرؓ کی تصویر تھی۔ (ترمذی کتاب المناقب باب فضل عائشہؓ وفتح الباری شرح صحیح بخاری کتاب النکاح باب النظر الی المرأۃ قبل التزویج واسد الغابہ حضرت عائشہؓ)

اس کے کچھ عرصہ بعد خولہؓ بنت حکیم زوجہ عثمانؓ بن مظعون آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپؐ سے عرض کی کہ "یارسول اللہ! آپؐ شادی کیوں نہیں کر لیتے"؟ آپؐ نے فرمایا "کس سے؟" خولہؓ نے عرض کیا "کنواری تو آپؐ کے عزیز دوست ابوبکر صدیق کی لڑکی عائشہ ہے اور بیوہ سودہ بنت زمعہ ہے جو آپؐ کے خادم سکران بن عمروؓ کی بیوہ ہے"۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا "اچھا تو پھر تم ان دونوں کے متعلق بات کرو۔ چنانچہ خولہؓ نے پہلے حضرت ابوبکرؓ اور ان کی اہلیہ اُمِّ رومان سے ذکر کیا۔ ان کو پیغام دینے کے بعد خولہؓ حضرت سودہؓ بنت زمعہ کے پاس گئیں۔ وہ اور ان کے عزیز بھی راضی تھے۔ لہٰذا شوال ۱۰ نبوی (مئی جون ۶۱۹ء) میں آنحضرت ﷺ کا ان ہر دو کے ساتھ چار چار سو درہم پر نکاح پڑھا گیا اور حضرت سودہؓ کا تو نکاح کے ساتھ ہی رُخصتانہ بھی ہو گیا۔ لیکن عائشہؓ کی عمر چونکہ اس وقت چھوٹی تھی اس لئے ان کا رُخصتانہ ہجرت کے بعد تک ملتوی رہا۔ (زرقانی و اسد الغابہ) پھر تقریباً پانچ سال بعد شوال ۲ ھ (مارچ / اپریل ۶۲۴ء) میں آپؓ کا رخصتانہ عمل میں آیا۔

حضرت عائشہؓ اور حضرت سودہؓ کا نکاح شوال ۱۰ نبوی میں ہوا تھا۔ اور عام روایات کے مطابق حضرت سودہؓ کے نکاح کی رسم حضرت عائشہؓ کے نکاح سے چند روز پہلے وقوع میں آئی تھی۔ اس وقت آنحضرت ﷺ کی عمر پچاس سال سے اوپر تھی۔

(سیرت خاتم النبیینؐ از حضرت مرزا بشیر احمد)

حضرت سودہؓ اسلام لانے والی ابتدائی مومنات میں سے تھیں۔ آپؓ اپنے پہلے خاوند حضرت سکرانؓ سے بھی پہلے داخلِ اسلام ہوئی تھیں۔ کفار مکّہ کے ظلموں سے بچنے کے لئے آپؓ نے اپنے خاوند حضرت سکرانؓ کے ساتھ حبشہ کی جانب ہجرت کی جہاں حضرت سکرانؓ کی وفات ہو گئی۔ حبشہ سے واپس آنے پر آنحضرت ﷺ کے ساتھ آپؓ کی شادی طے ہو گئی۔ آپؓ عمر رسیدہ تھیں اس لئے شادی کے کچھ عرصہ بعد آپؓ نے آنحضرت ﷺ کے لئے اپنی باری حضرت عائشہؓ کو دے دی تھی۔ آپؓ کو آنحضرت ﷺ کی معیت میں حج کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپؓ نے حضرت عمرؓ کے دور کے آخری حصہ میں وفات پائی۔ آپؓ کی روایات کردہ احادیث کی تعداد پانچ ہے۔

حضرت عائشہؓ

حضرت عائشہؓ کو خدا تعالیٰ نے اعلیٰ ترین خاص خوبیوں اور ممتاز صفات سے مرصّع فرمایا تھا۔ آنحضرت ﷺ نے ایک دفعہ فرمایا کہ مردوں میں تو بہت لوگ کامل گزرے ہیں لیکن عورتوں میں کاملات بہت کم ہوتی ہیں۔ پھر آپؐ نے آسیہ اہلیہ فرعون اور مریم بنت عمران کا نام لیا اور پھر عائشہؓ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ آپؓ کو عورتوں پر وہ درجہ حاصل ہے جو عرب کے بہترین کھانے ثرید کو دیگر کھانوں پر ہے۔ (بخاری کتاب المناقب باب فضل عائشہؓ) آپؓ غزوۂ اُحد اور غزوۂ بنی مصطلق میں آنحضرت ﷺ کی شریکِ سفر ہوئیں۔ آپؓ غزوۂ اُحد میں اپنے کندھے پر پانی کی مشک اٹھا کر لاتیں اور زخمیوں کو پلاتیں۔ (بخاری کتاب المغازی باب غزوہ احد) آپؓ کو آنحضرت ﷺ کی معیت میں حج کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔

حضرت عائشہؓ آنحضرت ﷺ کے وصال کے بعد کم و بیش اڑتالیس سال زندہ رہیں اور ۵۸ ہجری کے ماہِ رمضان میں اپنے محبوب حقیقی سے جا ملیں اور جنت البقیع مدینہ میں مدفون ہوئیں۔ اُس وقت آپؓ کی عمر قریباً اڑسٹھ سال کی تھی۔ آپؓ کی روایت کردہ احادیث کی تعداد دو ہزار سے زائد ہے۔

حضرت حفصہؓ

حضرت حفصہؓ ایک مخلص صحابی حضرت خنیس بن حذافہؓ کے عقد میں تھیں جو جنگِ بدر میں شریک تھے۔ بدر کے بعد مدینہ واپس آنے پر خنیسؓ بیمار ہو گئے اور اس بیماری سے جانبر نہ ہو سکے۔ (الاصابہ و زرقانی ازواج مطہرات حضرت حفصہؓ) ان کی وفات کے کچھ عرصہ بعد حضرت عمرؓ کو ان کے نکاح ثانی کا فکر دامن گیر ہوا۔ اس وقت حفصہؓ کی عمر بیس سال سے اوپر تھی۔ (الاصابہ و زرقانی حالات حفصہؓ) حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکرؓ سے ان کے رشتہ کی بات کی مگر حضرت ابوبکرؓ نے اس رشتہ کی حامی نہ بھری تو آپؓ نے حضرت عثمانؓ سے بات کی مگر انہوں نے بھی حضرت حفصہؓ سے شادی کرنے سے معذرت کی۔ ان دونوں کی طرف سے انکار پر حضرت عمرؓ کو رنج ہوا۔ حضرت ابوبکرؓ کے انکار کی وجہ یہ تھی کہ آپؓ سے آنحضرت ﷺ اپنے لئے حضرت حفصہؓ کے رشتہ کا ذکر فرما چکے تھے۔ چنانچہ آنحضرت ﷺ نے خود اپنی طرف سے حضرت عمرؓ کو حفصہؓ کے لئے پیغام بھیجا۔ انہوں نے نہایت خوشی سے اس رشتہ کو قبول کیا۔ (بخاری کتاب النکاح باب عرض الانسان ابنتہ) اور شعبان ۳ ھ (فروری ۶۲۵ء) میں حضرت حفصہؓ آنحضرت ﷺ کے نکاح میں آ کر حرمِ نبویؐ میں داخل ہو گئیں۔

(طبری حالات ۳ ھ)

حضرت حفصہؓ کی عمر شادی کے وقت قریباً اکیس سال تھی اور بوجہ اس کے کہ حضرت ابوبکرؓ کے بعد وہ صحابہؓ میں سے ایک افضل ترین شخص کی صاحبزادی تھیں، ازواجِ مطہرات میں ان کا ایک خاص درجہ سمجھا جاتا ہے۔ حضرت عائشہؓ کے ساتھ بھی ان کا بہت جوڑ تھا اور سوائے کبھی کبھار کی کشمکش کے جو ایسے رشتہ میں ہو جایا کرتی ہے، وہ دونوں آپس میں بہت محبت کے ساتھ رہتی تھیں۔ حضرت حفصہؓ لکھنا پڑھنا جانتی تھیں جو آپؓ نے ایک صحابیہ شفاء بنت عبداللہؓ سے سیکھا تھا۔ (ابو داؤد کتاب الطب باب ما جاء فی الرّقی) آپؓ کو آنحضرت ﷺ کی معیت میں حج کی سعادت نصیب ہوئی۔ آپؓ کی وفات ۴۵ ہجری میں ہوئی جبکہ آپؓ کی عمر کم و بیش تریسٹھ سال کی تھی۔ کتب احادیث میں آپؓ کی روایت کردہ احادیث کی تعداد ساٹھ ہے۔

حضرت زینبؓ

حضرت زینبؓ بنت خزیمہ کا پہلا نکاح طفیل سے ہوا اور دوسرا عبیدہ سے۔ یہ دونوں آنحضرت ﷺ کے چچا حارث بن عبدالمطلب کے بیٹے تھے۔ ان کا تیسرا

نکاح آنحضرت ﷺ کے ایک پھوپھی زاد بھائی عبداللہ بن جحش سے ہوا۔ یہ آپ ؐ کی زوجہ مطہرہ حضرت زینب بنت جحشؓ کے بھائی تھے جو جنگِ اُحد میں شہید ہو گئے اور آپؓ کی بیوی زینبؓ بنت خزیمہ بیوگی کی حالت میں بے سہارا ہو گئیں۔ آنحضرت ﷺ نے خود اپنی طرف سے زینبؓ بنت خزیمہؓ کو نکاح کا پیغام بھیجا اور آپ ؐ کی طرف سے رضامندی کا اظہار ہونے پر صفر ۴ھ (جولائی ۶۲۵ء) اپنے عقد میں لے لیا۔ اس وقت حضرت زینبؓ بنت خزیمہ کی عمر کم و بیش تیس سال کی تھی مگر اس شادی پر ابھی چند ماہ ہی گزرے تھے کہ ربیع الآخر ۴ھ میں آپؓ انتقال کر گئیں اور آنحضرت ﷺ نے جنت البقیع میں تدفین فرمائی۔ غریب پروری کی وجہ سے عام طور پر اُمّ المساکین کے نام سے مشہور تھیں۔ (زرقانی جلد ۳ حالات زینب بنت خزیمہ نیز اصابہ فی معرفتہ الصحابہ) حضرت زینبؓ بنت خزیمہ والدہ کی طرف سے اُمّ المومنین حضرت میمونہؓ کی بہن تھیں۔

حضرت اُمِّ سلمہؓ

اسی سال یعنی شوال ۴ھ (مارچ / اپریل ۶۲۶ء) میں آنحضرت ﷺ نے حضرت اُمِّ سلمہؓ سے شادی فرمائی۔ (طبری و زرقانی جلد ۳ حالات اُمِّ سلمہؓ) آپؓ کا اصل نام ہند تھا۔ آپؓ قریش کے ایک معزز گھرانے سے تعلق رکھتی تھیں اور اس سے پہلے ابو سلمہ بن عبدالاسد کے عقد میں تھیں جو ایک نہایت مخلص اور پرانے صحابی تھے اور اسی سال فوت ہوئے تھے۔ جب اُمِّ سلمہؓ کی عدّت (یعنی وہ میعاد جو اسلامی شریعت کی رُو سے ایک بیوہ یا مطلقہ عورت پر گزرنی ضروری ہوتی ہے پیشتر اس کے کہ وہ نکاح ثانی کرے) گزر گئی تو آنحضرت ﷺ کو خود اپنے لئے اُن کا خیال آیا چنانچہ آپؐ نے اُنہیں اپنی طرف سے شادی کا پیغام بھیجا۔ پہلے تو اُمِّ سلمہؓ نے اپنی بعض معذوریوں کی وجہ سے کچھ تأمل کیا اور یہ عذر بھی پیش کیا کہ میری عمر اب بہت زیادہ ہو گئی ہے اور میں اولاد کے قابل نہیں رہی۔ (اصابہ و زرقانی ازواج مطہرات و ابن سعد حالات اُمِّ سلمہؓ) چونکہ آنحضرت ﷺ کی غرض اور تھی اس لئے بالآخر آپؓ رضامند ہو گئیں اور آپؓ کی طرف سے آپؓ کے بیٹے نے ماں کا ولی ہو کر آنحضرت ﷺ کے ساتھ آپؓ کی شادی کر دی۔ حضرت اُمِّ سلمہؓ نے لمبی عمر پائی اور یزید بن معاویہ کے زمانہ میں ۸۴ سال کی عمر میں فوت ہوئیں (ابن سعد ازواج مطہرات و تہذیب التہذیب امّ سلمہؓ) آپؓ امہات المومنینؓ میں سب سے آخری فوت ہونے والی تھیں۔ (زرقانی و اصابہ حالات اُمِّ سلمہؓ) حضرت اُمّ سلمہؓ نے حبشہ کی طرف بھی ہجرت کی تھی اور ہجرت مدینہ میں بھی سب مستورات پر فوقیت رکھتی تھیں۔ (زرقانی ازواج مطہرات حضرت امّ سلمہؓ) آپؓ پڑھنا جانتی تھیں۔ مسلمان عورتوں کی تعلیم و تربیت میں آپؓ نے خاص کردار ادا کیا۔ کتب احادیث میں آپؓ سے مروی احادیث 349 ہیں۔ اس پہلو سے آپؓ کا درجہ ازواج مطہرات میں دوسرے نمبر پر اور بحیثیت مجموعی تمام صحابہؓ و صحابیات میں بارھویں نمبر پر ہے۔ آپؓ کو خندق، حدیبیہ، خیبر، وادی القریٰ، فدک، فتح مکہ، حنین، اوطاس اور طائف کے غزوات میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ سفر کی معیت حاصل ہوئی۔ اس سعادت کے لحاظ سے آپؓ کا درجہ ازواج مطہرات میں پہلے نمبر پر ہے۔ علاوہ ازیں آپؓ کو آنحضرت ﷺ کی معیت میں حج کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔

حضرت زینبؓ

ہجرت کے پانچویں سال میں غزوہ بنی مصطلق جو شعبان ۵ھ میں واقع ہوا۔ اس سے کچھ عرصہ پہلے یعنی جمادی الثانی یا رجب ۵ھ (اکتوبر / نومبر ۶۲۶ء) میں آنحضرت ﷺ نے زینبؓ بنت جحش سے شادی فرمائی۔ حضرت زینبؓ آنحضرت ﷺ کی پھوپھی امیمہ بنت عبدالمطلب کی صاحبزادی تھیں۔ آنحضرت ﷺ نے پہلے اپنی اس عزیزہ یعنی زینبؓ بنت جحش کی شادی اپنے آزاد کردہ غلام اور متبنّٰی زید بن حارثہؓ کے ساتھ کی تھی۔ ان کی یہ شادی کامیاب ثابت نہ ہو سکی اور نوبت طلاق تک پہنچ گئی۔ آخرکار حضرت زیدؓ نے طلاق دے دی اور جب حضرت زینبؓ کی عدّت ختم ہو گئی تو اُن کے متعلق آنحضرت ﷺ پر وحی نازل ہوئی کہ آپ ؐ کو انہیں خود اپنے عقد میں لے لینا چاہئے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

یعنی جب زید نے اس (زینب) سے قطع تعلق کر لیا تو ہم نے اس (زینب) کی شادی تیرے ساتھ کر دی تاکہ مومنوں کے لئے اپنے منہ بولے بیٹوں کی مطلقہ بیویوں کے ساتھ شادی کرنے میں کوئی روک نہ رہے۔ بعد اس کے کہ وہ منہ بولے بیٹے اپنی بیویوں سے قطع تعلق کر لیں اور خدا کا یہ حکم اسی طرح پورا ہونا تھا۔ (احزاب:38)

الغرض اس وحی الٰہی کے نزول کے بعد آنحضرت ﷺ نے زینب کے ساتھ شادی کا فیصلہ فرمایا اور پھر زید کے ہاتھ ہی زینب کو شادی کا پیغام بھیجا۔ (مسلم کتاب النکاح باب زواج زینب بنت جحش) اور زینب کی طرف سے رضامندی کا اظہار ہونے پر ان کے بھائی ابو احمد بن جحش نے ان کی طرف سے ولی ہو کر چار سو درہم میں آنحضرت ﷺ کے ساتھ ان کا نکاح کر دیا۔ (سیرۃ ابن ہشام حالات ازواج) نکاح کے دوسرے یا تیسرے دن آنحضرت ﷺ نے اپنے مکان میں دعوتِ ولیمہ کا اہتمام فرمایا اور چونکہ مذکورہ بالا خاص حالات کی وجہ سے اس نکاح میں خاص طور پر اعلان مقصود تھا اس لئے آپؐ نے یہ ولیمہ زیادہ بڑے پیمانہ پر اور زیادہ اہتمام سے کیا۔

آپؓ ۲۰ھ میں بعمر ۵۲ سال مدینہ میں فوت ہوئیں۔ آپؓ بہت صدقہ و خیرات کرنے والی تھیں۔ • ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ نے ازواج مطہرات سے فرمایا "اَسْرَعُكُنَّ لَحَاقًا بِي اَطْوَلُكُنَّ يَدًا" (مسلم کتاب الفضائل باب فضائل زینبؓ) کہ (اخروی زندگی میں) تم میں سے سب سے پہلے مجھے ملنے والی وہ ہوگی جس کے ہاتھ لمبے ہوں گے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ہم نے دیوار پر رکھ کر ہاتھ ناپنے شروع کئے تو سب سے زیادہ لمبے ہاتھ حضرت سودہؓ کے تھے مگر ہم میں سے سب سے پہلے حضرت زینب بنت جحشؓ کی وفات ہوئی۔ اس سے ہمیں علم ہوا کہ لمبے ہاتھوں سے مراد یہ تھی کہ جو سب سے زیادہ صدقہ دینے والی ہو گی (اخروی زندگی میں) وہ سب سے پہلے آنحضرت ﷺ سے ملے گی۔ (مسلم کتاب الفضائل باب فضائل زینب و زرقانی ازواج مطہرات ذکر زینبؓ)

آپؓ کو فتح مکہ، حنین، اوطاس اور طائف کے غزوات میں آنحضرت ﷺ کی شریکِ سفر ہونے کی نیز آپ ؐ کی معیت میں حج کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔

حضرت جویریہؓ

غزوۂ بنی مصطلق شعبان ۵ھ میں ہوا۔ اس غزوہ میں قبیلہ کے جو قیدی گرفتار ہوئے تھے اُن میں اس قبیلہ کے سردار حارث بن ابی ضرار کی بیٹی برّہ بھی تھی جو مسافع بن صفوان کے عقد میں تھی۔ مسافع بن صفوان غزوہ مریسیع میں مارا گیا تھا۔ (اصابہ و زرقانی حالات جویریہؓ) قیدیوں کی تقسیم کی رو سے برّہ بنت حارث ایک انصاری صحابی حضرت ثابت بن قیسؓ کی سپردگی میں دی گئیں۔ (ابن سعد و ابوداؤد کتاب العتق) برّہ نے آزادی حاصل کرنے کے لئے حضرت ثابت بن قیسؓ کے ساتھ مکاتبت کے طریق پر سمجھوتہ کیا کہ وہ اگر اسے اس قدر رقم فدیہ کے طور پر ادا کر دے تو آزاد بھی جاوے۔ اس سمجھوتہ کے بعد برّہ نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سارے حالات سنائے اور یہ جتلا کر کہ وہ بنو مصطلق کے سردار کی لڑکی ہے، فدیہ کی رقم کی ادائیگی میں اعانت چاہی۔ اس سے اس کی خودداری اور کردار کی عظمت جھلکتی تھی۔ اس کی روئیداد سنی تو آنحضرت ﷺ نے غالباً یہ خیال کر کے کہ چونکہ وہ ایک مشہور قبیلہ کے سردار کی لڑکی ہے، اس توقع کے ساتھ کہ اس کے تعلق سے اس قبیلہ میں تبلیغی آسانیاں پیدا ہو جائیں، ارادہ فرمایا کہ اسے آزاد کر کے اس کے ساتھ شادی فرمالیں۔ چنانچہ آپؐ نے اسے خود اپنی طرف سے پیغام دیا اور اس کی طرف سے رضامندی کا اظہار ہونے پر اپنے پاس سے اس کے فدیہ کی رقم ادا فرما کر اس کے ساتھ شادی کر لی۔ (ابن ہشام و ابوداؤد کتاب العتق) یہ شادی شعبان ۵ھ (دسمبر ۶۲۶ء) میں عمل میں آئی۔ صحابہؓ نے جب یہ دیکھا کہ اُن کے آقا نے بنو مصطلق کی رئیس زادی کو شرفِ ازدواجی عطا فرمایا ہے تو انہوں نے اس بات کو خلافِ شانِ نبوی سمجھا کہ آنحضرت ﷺ کے سسرال کو اپنے ہاتھ میں قید رکھیں۔ چنانچہ اس طرح ایک سو گھرانے یعنی سینکڑوں قیدی بلا فدیہ یک لخت آزاد کر دیئے گئے۔ اسی بنا پر حضرت عائشہؓ فرمایا کرتی تھیں کہ جویریہؓ (آنحضرت ﷺ نے برّہ کا نام بدل کر جویریہؓ کر دیا تھا) اپنی قوم کے لئے نہایت مبارک وجود ثابت ہوئی ہے۔ (ابن ہشام حالات غزوہ مصطلق و ابوداؤد کتاب العتق و زرقانی ازواج مطہرات حالات جویریہ) اس رشتہ اور اس احسان کا یہ نتیجہ ہوا کہ بنو مصطلق کے لوگ بہت جلد اسلام کی تعلیم سے متاثر ہو کر آنحضرت ﷺ کے حلقہ بگوش ہو گئے۔

حضرت جویریہؓ کی شادی کے متعلق ایک روایت یہ بھی آتی ہے کہ جب ان کے والد انہیں چھڑانے کے لئے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپؐ کے فیضِ صحبت سے مسلمان ہو گئے۔ اور پھر آنحضرت ﷺ کی طرف سے پیغام ملنے پر انہوں نے خود برضا و رغبت آنحضرت ﷺ کے ساتھ اپنی لڑکی کی شادی کر دی۔ (زرقانی حالات جویریہؓ و ابن ہشام حالات ازواج) اور ایک روایت میں یہ ہے کہ جویریہؓ کے والد حارث نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ میں سردار قوم ہوں میری لڑکی اس طرح قید میں نہیں رکھی جا سکتی۔ آپؐ نے فرمایا کہ جویریہؓ سے پوچھا جاوے۔ اگر وہ آزاد ہو کر واپس جانا چاہے تو ہم اسے چھوڑ دیتے ہیں اور اگر ہمارے پاس ٹھہرنا چاہے تو ہمارے پاس ٹھہرے۔ جویریہؓ سے پوچھا گیا تو انہوں نے مسلمان ہو کر آنحضرت ﷺ کی خدمت میں رہنا پسند کیا جس پر آپؐ نے انہیں آزاد کر کے ان کے ساتھ شادی فرما لی۔ اس وقت آپؓ کی عمر کم و بیش بیس سال تھی۔ آپؓ کو آنحضرت ﷺ کی معیت میں حج کی سعادت نصیب ہوئی۔

حضرت جویریہؓ سے کل سات احادیث مروی ہیں۔ تقریباً ستر سال کی عمر میں آپؓ کا وصال ربیع الاوّل ۵۶ھ میں ہوا۔

تحریک جدید کی ریڑھ کی ہڈی

سیدنا حضرت مصلح موعود نے جب 1934ء میں تحریک جدید جاری فرمائی تو اس ضمن میں آپ نے جو مطالبات جماعت کے سامنے رکھے ان میں سے ایک مطالبہ سادہ زندگی کا تھا آپ نے فرمایا:-

''اچھی طرح یاد رکھو کہ سادہ زندگی اس تحریک کیلئے ریڑھ کی ہڈی کی طرح ہے۔''

اس کی حکمت بیان کرتے ہوئے کم خوری، کم گوئی اور کم سونا یہ روحانی ترقیات کیلئے اولیاء الٰہی ضروری بتاتے ہیں۔ ان ارشادات کی روشنی میں احباب جماعت کو تحریک جدید کے مطالبہ سادہ زندگی کی طرف ہمہ وقتی توجہ رکھنے کی ضرورت ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

دنیا کا خوبصورت اور گنجان آباد ملک - ہالینڈ

اس ملک کا چپہ چپہ سرسبز وشاداب ہے، سیاح کثرت سے یہاں آتے ہیں

عبدالحکیم اکمل صاحب

محل وقوع

ملک ہالینڈ میں ملکہ کی حکومت ہے اور یورپ میں شمال مغرب میں واقع ہے۔ اس کی زمین کا اکثر حصہ ہموار سطح پر مشتمل ہے۔ زمین کا بیس فیصد حصہ سطح سمندر سے نیچے ہے۔ سب سے زیادہ گہرائی روٹرڈیم شہر کے نزدیک ہے جو تقریباً 6.6 میٹر سطح سمندر سے نیچے ہے۔ جنوب مشرق میں زمین اونچی نیچی ہے۔ سب سے اونچی جگہ تقریباً 322 میٹر سطح سمندر سے بلند ہے۔ لیکن چونکہ ملک کی زمین کا اکثر حصہ سطح سمندر سے نیچے ہے اس لئے ملک کی سمندر کے پانی سے حفاظت کے لئے خاص انتظامات کئے گئے ہیں تاکہ سمندر میں طوفان آنے سے پانی ملک کے اندر آ کر تباہی نہ مچا سکے۔ چنانچہ اس کے لئے بڑے بڑے بند باندھے گئے ہیں جو ملک کے گرداگرد اس طرح کھڑے ہیں جیسے کسی دیوار نے سمندر کو اندر آنے سے روکا ہوا ہے۔ اسی لئے ملک ہالینڈ کی زمین ایک پیالے کی مانند نظر آتی ہے۔ ان بندوں کی خصوصی حفاظت کی جاتی ہے تاکہ کسی طرح ان میں سوراخ یا شگاف نہ پڑ جائیں۔ یہاں تک کہ جنگلی چوہوں کو مارنے کے لئے خصوصی محکمہ موجود ہے۔ جو ہر وقت ان چوہوں کی تلاش اور ان کا قلع قمع کرنے میں مصروف رہتا ہے۔ تاکہ وہ ان بندوں اور رکاوٹوں میں سوراخ نہ ڈال دیں۔

نئی زمین کا حصول

علاوہ ازیں چونکہ آبادی بہت زیادہ ہے اور زمین تھوڑی ہے اس لئے جہاں جہاں سمندر زیادہ گہرا نہیں ہے وہاں پانی کے اندر جا کر بند لگا کر خشکی کے ساتھ متصل کر دیا گیا ہے اور بعد میں بجلی کے پمپ لگا کر اس پانی کو بھی آبادی کے لئے موزوں بنا کر وہاں شہر آباد کئے گئے ہیں۔

آب وہوا

ملک کی آب وہوا، سمندر کے کنارے واقع ہونے کی وجہ سے موسم گرما میں کم گرم اور موسم سرما میں کم سرد ہے تاہم برف پڑتی ہے۔ ملک میں سارا سال بارشیں ہوتی رہتی ہیں۔

آبادی

ہالینڈ دنیا کا سب سے زیادہ گنجان آباد ملک ہے۔ 1995ء کے اعداد وشمار کے مطابق ہالینڈ کی آبادی ساڑھے پندرہ کروڑ سے زائد ہے۔ یعنی ایک مربع کلومیٹر میں 455 افراد آباد ہیں۔ 90 فیصد سے زائد لوگ شہروں میں رہتے ہیں یہاں کے لوگوں کو جانور پالنے کا بہت شوق ہے۔ دودھ اور گوشت حاصل کرنے کے لئے گائیں اور بھیڑ بکریاں بھی پالی جاتی ہیں اور گھوڑے پالے جاتے ہیں۔ آبادی کا سب سے زیادہ گنجان حصہ ملک کے مغربی جانب ہے۔

تعلیم

ملک میں تعلیم کا بہت عمدہ انتظام ہے۔ ابتدائی تعلیم ہر ایک باشندے کے لئے فرض ہے اور نوجوانوں کا اکثر حصہ ہائی سکول تک ضرور تعلیم حاصل کرتا ہے۔ ملک میں متعدد یونیورسٹیاں موجود ہیں۔ تین عدد بڑے بڑے ٹیکنیکل کالج ہیں ایک بہت عمدہ اور مشہور زرعی یونیورسٹی ہے۔ 3 عدد اکنامکس پڑھانے کے لئے کالجز ہیں۔ سب سے اہم اور قدیم یونیورسٹی، یونیورسٹی آف ایمسٹرڈیم ہے جس کی بنیاد 1632ء میں رکھی گئی۔

حکومت

ملک ہالینڈ کی حکومت جیسا کہ ابتداء میں ذکر کیا گیا ہے ملکہ کی ہے جو پارلیمنٹ کے ساتھ حکومت کرتی ہے اور ملک کے کانسٹی ٹیوشن کے مطابق کام سرانجام دیتی ہے۔ ملک میں دیوان بالا اور دیوان زیریں مقرر ہیں۔ دیوان زیریں کے ممبران کا انتخاب ملک کے باشندے کرتے ہیں اور دیوان بالا کے ممبران کا انتخاب صوبائی اسمبلیاں کرتی ہیں۔ ملک کو بارہ عدد صوبوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ حال ہی میں ملک میں ایک نئے صوبے Flevo Land کا اضافہ کیا گیا ہے جو مکمل طور پر سمندر کے پانی کو خشک کر کے حاصل کیا گیا ہے۔ اور سارے کا سارا سطح سمندر سے نیچے واقع ہے۔

ملک میں بڑی انڈسٹری قائم ہے کھیتی باڑی ہوتی ہے اور مویشی پالے جاتے ہیں۔ چونکہ یہاں برف باری بھی ہوتی ہے اور درجہ انجماد تک ٹمپریچر پہنچ جاتا ہے اس لئے Glass Houses میں پھل پھول اور سبزیاں پیدا کی جاتی ہیں۔ جن میں گرمی سردی کو کنٹرول کر کے مناسب آب وہوا مصنوعی طور پر بنائی جاتی ہے۔ پھولوں کے بیج تیار کئے جاتے ہیں ان کا بیج تیار کر کے ساری دنیا میں فروخت کیا جاتا ہے۔ اسی طرح پھول اور سبزیاں دساور کو بھیجے جاتے ہیں۔ پھولوں کے لئے دنیا میں ملک ہالینڈ سب سے بڑی منڈی ہے۔

علاوہ ازیں مچھلیاں پکڑنے میں بھی اہل ہالینڈ بہت مہارت رکھتے ہیں۔ لہٰذا ہالینڈ میں مچھلیوں کی تین بڑی بندگاہیں تیار کی گئی ہیں۔ جہاں سے مچھلی پکڑنے والے جہاز شمالی سمندر اور بحیرہ اٹلانٹک میں مچھلیاں پکڑنے کے لئے بھجوائے جاتے ہیں۔ جن میں جدید آلات لگے ہوئے ہیں ہالینڈ میں گیس، تیل اور نمک پائے جاتے ہیں پتھر کا کوئلہ بھی موجود ہے۔ ملک میں زمین سے نکلنے والی گیس کا بہت بڑا ذخیرہ ہے جو نہ صرف اپنے ملک کی ضروریات پوری کرتی ہے بلکہ دوسرے ملکوں کو بھی گیس فروخت کی جاتی ہے۔

ہالینڈ زمانہ قدیم سے ایک تجارتی ملک ہے مشہور ملک جن سے تجارت کی جاتی ہے مندرجہ ذیل ہیں۔

جرمنی، بیلجیئم، لکسم برگ، امریکہ، انگلستان اور سویڈن، ملک ہالینڈ کا تجارتی بیڑا دنیا میں معروف ہے۔ ملک کی بندرگاہ Rotterdam مال بردار جہازوں کے لئے دنیا میں سب سے بڑی بندرگاہ ہے۔ ہالینڈ کا بحری جہازوں کا فلیٹ یورپ میں سب سے بڑا ہے۔

ہالینڈ کے اندرونی حصوں اور شہروں میں نہروں کا جال بچھا ہوا ہے جو بارش کے پانی کو اپنے اندر لے کر زائد پانی کو سمندر میں گرانے کے کام آتا ہے اور اس سے زمین خشک رہتی ہے اور چلنے پھرنے اور کھیتی باڑی کرنے کی سہولت میسر رہتی ہے علاوہ ازیں ان نہروں کے ذریعہ چھوٹے چھوٹے بحری جہازوں میں باربرداری کا بھی کام کیا جاتا ہے اور نہایت آسان اور سستے طریق پر سامان ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کیا جاتا ہے۔

جدید ریلوے نظام

ملک میں ریل گاڑی اور سڑکوں کا جال بچھا ہوا ہے جو سارا سال باقاعدگی سے اپنا کام جاری رکھتا ہے۔

ہالینڈ میں ریلوے کا نظام انتہائی جدید پیمانے پر بنایا گیا ہے تقریباً 3 ہزار کلومیٹر پر مشتمل ریلوے لائنز بچھائی گئی ہیں جن میں سے 70 فیصد جدید الیکٹرک سسٹم سے منسلک ہیں پورے ملک میں پھیلا ہوا یہ نظام مسافروں کو سفر کا عمدہ ذریعہ مہیا کرتا ہے۔

ملک ہالینڈ میں دیگر ملکوں کے زائرین سیر وسیاحت کے لئے کثرت سے آتے ہیں۔ کیونکہ ملک کو بہت خوبصورت بنایا گیا ہے کہاوت مشہور ہے کہ خداتعالیٰ نے جنت بنائی ہے اور ڈچ لوگوں نے ہالینڈ کو بنایا ہے۔ زمین کے چپہ چپہ پر سرسبزی، پھول، سبزیوں کی کھیتیاں اور پھل لگائے گئے ہیں۔ پانی بافراط ہے اور ملک ہر طرف سے سرسبز وشاداب نظر آتا ہے۔ ہالینڈ آنے والے زائرین خصوصاً جرمنی، بیلجیئم، سوئٹزرلینڈ، فرانس، انگلستان اور امریکہ سے تعلق رکھتے ہیں اور کثرت سے یہاں آتے ہیں۔

ہالینڈ کی تاریخ بہت پرانی ہے جو 57 BC میں رومیوں کے آنے کے ساتھ شروع ہوتی ہے جب کہ یہاں پہ چند جرمان Germaan قبائل آباد تھے پھر 406 A.D میں رومیوں کی حکومت ختم ہوئی۔ اس کے بعد ازمنہ وسطیٰ کے ابتدائی دور میں ہالینڈ حکومت فرانس کے لئے ایک آزاد Out Post کا کام کرتا رہا۔ جس میں کئی چھوٹی چھوٹی ریاستیں موجود تھیں جو آہستہ آہستہ نواب آف Bourgondie کی قیادت میں متحد ہوتی چلی گئیں۔ 1463ء میں Filips De Guede نامی شخص نے تمام ریاستوں اور صوبوں کو متحد کرنے کے لئے General Staten یعنی ایسا ادارہ جس میں تمام علاقہ کی نمائندگی موجود ہو قائم کیا۔ اس کے بعد ہالینڈ پر سپین کی حکومت قائم ہوئی۔ پھر 1568ء میں Oranje

ہالینڈ اور اس کا ماحول

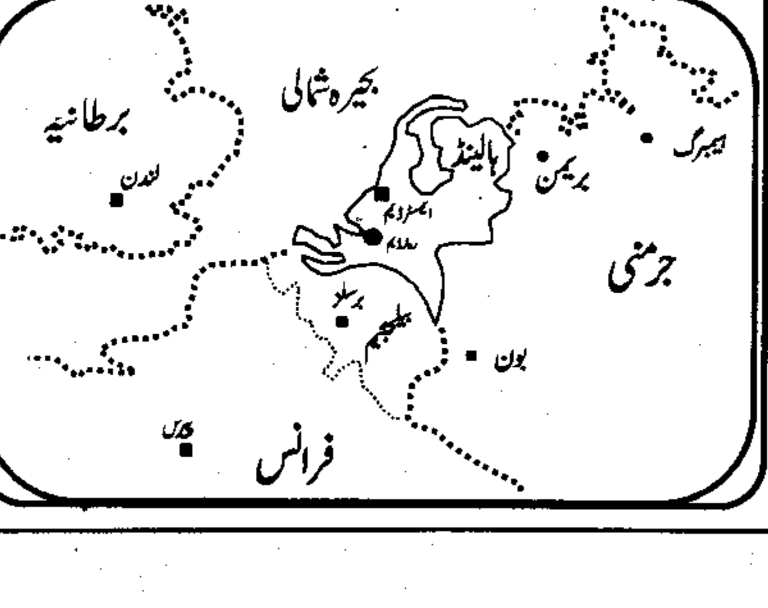

خاندان کے شہزادے Willem De Zwijger نے حکومت سپین کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔ اس کے نتیجہ میں 1581ء میں General Staten ادارہ نے اپنی آزاد حکومت ہونے کا اعلان کر دیا اور 1600ء میں تمام صوبوں سے سپین کے فوجیوں کو باہر نکال پھینکا گیا۔ اور ہالینڈ یورپ کے بڑے ملکوں میں سے ایک شمار ہونے لگا۔ جس میں بین الاقوامی تجارت کے لئے وہ سب کچھ موجود تھا جو اس کے لئے ضروری ہوتا ہے۔ چنانچہ ہالینڈ کی کمپنی East Indian Co. نے تجارتی فلیٹ سے مل کر انڈونیشیا میں ایک بہت بڑے تجارتی بیڑے کی بنیاد رکھی۔ 1648ء میں حکومت سپین نے ہالینڈ کی آزادی کو تسلیم کر لیا۔ اب تک ہالینڈ میں موجود بیلجیئم کا علاقہ بھی شامل تھا مگر 1830ء میں بیلجیئم ہالینڈ سے الگ ہو گیا۔

1840ء میں Willem 1st کے بیٹے نے حکومت سنبھالی۔ اس کے بعد Willem 2nd اور Willem III نے حکومت کی۔

بعد ازاں ملکہ Wilhelmina کا دور حکومت آیا جس میں ہالینڈ نے بہت ترقی کی۔ 1921ء میں بین الاقوامی عدالت انصاف کا قیام عمل میں آیا (یاد رہے کہ اسی عدالت انصاف میں ہمارے چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب پہلے جج اور پھر پریذیڈنٹ رہے ہیں) 1940ء تا 1945ء پانچ سال تک جنگ عظیم ثانی کے زمانہ میں جرمن قوم نے ہالینڈ پر قبضہ رکھا۔ 1948ء میں ملکہ Wilhelmina اپنی بیٹی ملکہ جولیانا کے حق میں تخت سے دستبردار ہو گئی۔ 1980ء میں ملکہ Juliana اپنی بیٹی Queen Beatrix کے حق میں دستبردار ہو گئیں۔ چنانچہ اس وقت ہالینڈ میں ملکہ بیاترکس کی حکومت قائم ہے۔ جو پارلیمنٹ کے ذریعہ حکومت کرتی ہے۔

یہاں کی سرکاری زبان ڈچ یا نیدر لینڈس Netherlands کہلاتی ہے۔ بعض صوبوں میں Dialect زبان بھی بولی جاتی ہے جو ڈچ زبان سے کافی مختلف ہے۔ شمالی بیلجیئم میں بھی ابھی تک ڈچ زبان قدرے اختلاف کے ساتھ بولی جاتی ہے جسے Vlamse کہا جاتا ہے۔

مذہب کے لحاظ سے ہالینڈ میں تقریباً 39 فیصد رومن کیتھولک عیسائی ہیں۔ اور 23 فیصد ہالینڈ کے عیسائی ریفارمڈ چرچ کے فرقے کے لوگ ہیں۔ اور 15 فیصد لوگ ایک کٹر عیسائی فرقہ Gere Formeerd سے تعلق رکھتے ہیں۔ 22.5 فیصد لوگ کہتے ہیں کہ ہمارا کوئی مذہب نہیں ہے۔ 1960ء سے ہالینڈ میں غیر ملکی لوگوں کی کثرت سے آمد ہوئی ہے۔ جس میں سپین، اٹلی، ترکی اور مراکش سے مسلمانوں کے کثرت سے آنے کی وجہ سے اور سورینام سے بھی ہندوستانی اور انڈونیشین نسل کے مسلمانوں کے آ جانے کی وجہ سے ہالینڈ میں اسلام دوسرا بڑا مذہب بن گیا ہے۔ اور ان کی کئی مساجد بن گئی ہیں۔

عادات

لوگ پھولوں کے بہت دلدادہ ہیں۔ سڑکوں گلیوں اور گھروں کے اندر تک پھول ہی پھول نظر آتے ہیں۔ صفائی بہت رکھتے ہیں۔ گھروں کے باہر فٹ پاتھ تک کو صابن اور پانی سے دھویا جاتا ہے۔

بازاروں اور گلیوں اور سڑکوں پر کاغذ کے پرزے اور کوڑا کرکٹ نہیں پھینکا جاتا اس کے لئے جگہ بہ جگہ ٹاؤن کمیٹیوں کی طرف سے ڈبے سڑکوں پر اور گلیوں میں لگائے گئے ہیں۔ باغوں اور پارکوں میں بھی اس مقصد کے لئے Dustbins رکھے ہوئے ہیں۔ گھروں کا کوڑا کرکٹ جمع کرنے کے لئے ٹاؤن کمیٹی کی طرف سے پلاسٹک کے بنے ہوئے بڑے بڑے ڈرم دیئے گئے ہیں جن میں گھر والے کوڑا ڈالتے ہیں اور ہر ہفتہ کمیٹی کا ٹرک آ کر یہ کوڑا اکٹھا کر کے لے جاتا ہے البتہ کتے فٹ پاتھ پر گندگی ڈال جاتے ہیں۔

اس کوڑے کرکٹ سے شیشے کی بوتلیں، ٹن کے ڈبے، پلاسٹک کے لفافے یا پلاسٹک کی دیگر اشیاء لوہا اور کاغذ علیحدہ کرنے کے لئے بعض کارخانے قائم ہیں۔ اسی طرح کئی چیزوں کا خام مال تھوڑے سے اخراجات سے مہیا ہو جاتا ہے جسے دوبارہ تیار کرنے کے کارخانوں میں بھٹیوں میں ڈھال کر چیزیں تیار کر لی جاتی ہیں۔ دیگر خشک کوڑا کرکٹ کو خاص بھٹیوں میں جلا کر شہر کیلئے بجلی پیدا کی جاتی ہے۔

صفائی کے سلسلہ میں ایک بات مزید یاد رکھنے کے لائق ہے کہ گھر کا بیت الخلاء نہایت صاف اور شفاف رکھا جاتا ہے۔ اس کو استعمال کرتے وقت فرش پر پانی گرانا سخت معیوب سمجھا جاتا ہے علاوہ ازیں بیت الخلاء جو انگریزی طرز کا ہوتا ہے میں موٹے کاغذ کے تولیے وغیرہ نہیں پھینکے جاتے کیونکہ اس سے اس کا پائپ بند ہو جاتا ہے اور وہ قابل استعمال نہیں رہتا۔ موٹے کاغذ کے پھینکنے کے لئے علیحدہ ڈبے رکھے جاتے ہیں۔

پھولوں کے باغوں میں یا گھروں اور گلی کوچوں میں جو پھول لگے ہوئے ہوں انہیں توڑنا بہت معیوب سمجھا جاتا ہے۔ کہتے ہیں کہ پھولوں کی خوبصورتی دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے نہ کہ ہاتھ لگانے سے چونکہ یہاں پھولوں کا بہت بڑا کاروبار بھی ہوتا ہے اس لئے پھولوں کو کھیتوں میں بھی اگایا جاتا ہے جیسے ہمارے ہاں گندم اور چاول کے کھیت ہوتے ہیں۔ وہاں سے کھیت کے مالک پھول کاٹ کر لاتے ہیں اور دوکانوں پر بیچتے ہیں۔ ہالینڈ میں دنیا کی سب سے بڑی پھولوں کی منڈی موجود ہے جہاں ملک کے علاوہ باہر سے بھی پھول خریدنے والے آئے ہوتے ہیں یا انہوں نے اپنے ایجنٹوں کے ذریعہ آرڈر دیا ہوتا ہے چنانچہ پھول اور پودے جو باہر کے لوگوں نے خرید کئے ہوتے ہیں فوری طور پر ہوائی جہاز کے ذریعہ بھجوائے جاتے ہیں۔

بوڑھے لوگ اپنے آپ کو بوڑھا کہلانا پسند نہیں کرتے بلکہ برا محسوس کرتے ہیں۔ اپنے آپ کو خوش طبع رکھتے ہیں اور نوجوانوں کے ساتھ مل جل کر رہتے ہیں۔ اس میں ان کی لمبی زندگی کا راز پوشیدہ ہے۔ بوڑھی عورتیں خوب نئے نئے کپڑے زیب تن کرتی ہیں اور چہرے اور بدن کے سنگھار کا اہتمام کرتی ہیں۔ ایک دوسرے کی عمر پوچھتے وقت یہ نہیں کہا جاتا کہ آپ کتنے سال کے ہو گئے ہیں بلکہ کہا جاتا ہے کہ آپ کتنے جوان ہیں۔ How Young are you? کہا جاتا ہے۔ اس طرح لوگ اپنے آپ کو جوان ہی محسوس کرتے ہیں۔ ہمارے ملک میں اگر کسی کے بال ذرا بھی سفید ہو گئے ہوں تو اسے لوگ بابا جی کہنے لگتے ہیں۔ ہالینڈ میں اسے نہ صرف پسند نہیں کیا جاتا بلکہ اس پر ناراضگی کا اظہار کیا جاتا ہے۔

کھانے پر کسی کو مدعو کیا جائے تو ہالینڈ میں کھانے کی دعوت پر آنے کی صورت میں یہ رواج ہے کہ پھولوں کا دستہ میزبان کے لئے لایا جاتا ہے۔ عام صورت میں سفید پھول زیادہ استعمال ہوتے ہیں لیکن اگر کسی کے تعلقات خوب گہرے ہوں تو سرخ رنگ کے پھول لانے کا رواج ہے۔

ہر شہر میں تہوار اور میلے خوب منائے جاتے ہیں۔ سرکاری تہواروں پر ہر مکان پر ملک کا جھنڈا لہرایا جاتا ہے۔ عام بازار کو سجانے کے علاوہ گلیوں میں اور سڑکوں پر سٹال لگا کر کھلے آسمان تلے خرید و فروخت کے بازار لگتے ہیں اور لوگ جوق در جوق آ کر خرید و فروخت کرتے ہیں۔ علاوہ ازیں بچوں کے لئے سرکس اور کھیلنے کے لئے میکانیکل جھولے وغیرہ لگائے جاتے ہیں جس سے نہ صرف بچے ہی بلکہ بڑے بھی خوب لطف اندوز ہوتے ہیں۔ ان سب چیزوں کا ان کی صحت پر اچھا اثر پڑتا ہے اور وہ لمبی عمر پاتے ہیں۔

مذہباً لوگ اگرچہ عیسائی ہیں مگر عام طور پر نام کے عیسائی رہ گئے ہیں۔ مذہب ہر ایک کا ذاتی معاملہ ہے۔ اس لئے بہت سے چرچ خالی ہو کر بک گئے ہیں۔ باقی جو ہیں ان میں عام طور پر صرف بوڑھے لوگ ہی آتے ہیں جوان طبقہ وہاں جانے میں زیادہ دلچسپی نہیں رکھتا علمی لحاظ سے بہت سے لوگ ہالینڈ نے پیدا کئے ہیں۔ جو مستشرقین کہلاتے ہیں یعنی دیگر مذاہب کا علم رکھنے والے لوگ جو مشرقی دنیا میں بسنے والی قوموں کے مذاہب کا مطالعہ کرتے رہتے ہیں۔

مشہور ماہرین مذاہب

مذہب اسلام کا مطالعہ کرنے کے لئے اہل ہالینڈ نے مندرجہ ذیل لوگ پیدا کئے۔

1۔ تیرہویں صدی عیسوی میں Mr. Oliver.Van Keulen جو کہ بشپ اور کارڈینل بھی تھے نے بہت دلچسپی دکھائی۔

2۔ 18ویں صدی عیسوی میں Mr. H. Relandus جو کہ شہر Utrecht (اوت ریخت) کی یونیورسٹی میں پروفیسر بھی تھے نے اس بارہ میں بہت نام پیدا کیا۔

3۔ 1799ء میں ایک دوسرے شخص Mr. Van Der Palm نے جو Lyden یونیورسٹی میں تھے نے بہت اہمیت حاصل کی۔

4۔ 19ویں صدی کے شروع نصف میں Mr. Vilderdijk نے بہت دلچسپی دکھائی۔ یہ وہی زمانہ تھا جب کہ ہالینڈ اور انڈونیشیا کے قریبی تعلقات قائم ہونے پر ہالینڈ کے مشہور شہر Delft میں رائل اکیڈمی کی بنیاد رکھی گئی۔

5۔ انیسویں صدی کے دوسرے نصف عرصہ میں Mr. Dozy نے اس بارہ میں بہت کام کیا۔

6۔ Professor Snoeck Hurgronje ڈچ مستشرق کے زمانہ میں Lijden شہر کی یونیورسٹی Leiden ساری مغربی دنیا میں علوم شرقیہ کی تحصیل کے لئے مرکزی حیثیت اختیار کر گئی۔

جماعت احمدیہ

بیسویں صدی عیسوی میں اہل ہالینڈ کیلئے ایسے حالات پیدا ہوئے کہ جو کبھی اس سے قبل پیدا نہ ہوئے تھے۔ یعنی جماعت احمدیہ کے مربیان یورپ آنا شروع ہوئے اور یہاں کے لوگوں کی دین حق میں دلچسپی اتنی بڑھی کہ جماعت احمدیہ کے ذریعہ ہالینڈ میں سب سے پہلے بیت الذکر کی بنیاد رکھی گئی جسے یہاں پر مرکزی حیثیت حاصل ہو گئی۔ اب جماعت احمدیہ کی شاخیں اور معلومات کے مراکز مختلف شہروں میں پھیل گئے ہیں۔ دوسرا بڑا مرکز جماعت احمدیہ نے اگست 1985ء میں خرید کیا جو Nunspeet شہر میں واقع ہے۔ جماعت احمدیہ کی شاخیں ہیگ شہر کے علاوہ ایمسٹرڈیم۔ روٹرڈیم Zoetermeer Leiderdorp. Voorschoten. Nunspeet Eindhven. Leiden. Bijlmermeer. Pijnacken وغیرہ میں کھل گئیں جہاں سے دین حق کے بارہ میں معلومات بذریعہ گفتگو و لٹریچر ممکن ہو گئیں۔ ہیگ شہر اور Nunspeet شہر میں کتب کی بڑی بڑی نمائشوں کا انتظام کیا گیا جس کے افتتاح کی تقریب مقامی میئر صاحبان نے ادا کی۔

مورخہ 23 رمارچ 1989ء کو ہالینڈ میں جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی یعنی جشن تشکر منایا گیا۔ جس میں شہر کے بہت سے سرکاری و غیر سرکاری معززین نے شرکت فرمائی اور حاضرین سے خطاب کیا۔ کارروائی کی رپورٹ ہالینڈ کے T.V ریڈیو اور اخبارات میں شائع ہوئی۔

سب سے مہلک متعدی وبائی بیماری:۔

وبائی طاعون (Pneumonic form of Plague) اموات کی شرح 99.99، 1347ء تا 1351ء کے دوران اس بیماری سے سات کروڑ پچاس لاکھ افراد ہلاک ہوئے۔ اس وبا کو Black Death کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر / امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

ولادت

مکرم محبوب الرحمٰن صاحب مربی سلسلہ گھٹیالیاں کے بڑے بھائی مکرم خلیل الرحمٰن صاحب آف کراچی محمود آباد کو مورخہ 2۔ اکتوبر 2003ء کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پہلے بیٹے سے نوازا ہے بچے کا نام ''حسیب الرحمٰن'' رکھا گیا ہے۔ نومولود مکرم مرزا حفیظ الرحمٰن صاحب آف کراچی محمود آباد ابن مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب آف دارالنصر شرقی ربوہ کا پوتا اور مکرم نور محمد آف چک نمبر 39/DB خوشاب کا نواسہ ہے۔ بچے کے نیک خادم دین، اور والدین کیلئے قرۃ العین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

نکاح وشادی

مکرم ناصر احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ ابن مکرم ارشاد عالم آفتاب صاحب رچنا ٹاؤن لاہور کی تقریب شادی ہمراہ مکرمہ شملۃ الہدیٰ صاحبہ بنت مکرم صفدر علی شاد صاحب شاہدرہ لاہور مورخہ 27/ستمبر بروز ہفتہ لاہور میں منعقد ہوئی۔ اس موقع پر مکرم مبشر احمد کاہلوں صاحب ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے بعوض -/30000 روپے حق مہر پر نکاح کا اعلان کیا اور دعا کروائی۔ اگلے روز یعنی 28/ستمبر کو دعوت ولیمہ ہوئی جس میں مکرم حافظ خالد افتخار صاحب ناظم مال وقف جدید نے دعا کروائی۔ مکرم ناصر احمد شاہد صاحب حکیم فیروز دین صاحب مرحوم کے نواسے اور مکرم محمد عالم دین صاحب کے پوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس شادی کو فریقین کے لئے بابرکت فرمائے۔ آمین۔

سانحہ ارتحال

مکرم احمد خان منگلا صاحب معلم وقف جدید لکھتے ہیں کہ خاکسار کے بیٹے احسن خان منگلا کی خوشدامن مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ بیوہ مکرم ظفر اللہ خان گورایہ صاحب 7/اکتوبر 2003ء کو بعمر 60 سال بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ مربی صاحب ترگڑی ضلع گوجرانوالہ نے نماز جنازہ تلونڈی کھجور والی ضلع گوجرانوالہ میں پڑھائی اس کے بعد میت کو ماچھیکے ضلع گوجرانوالہ لے جایا گیا وہاں مغرب کی نماز کے بعد معلم اصلاح وارشاد فیروز والہ نے نماز جنازہ پڑھائی قبر تیار ہونے پر خاکسار نے دعا کروائی۔ مرحومہ نیک اور عابدہ عورت تھیں اور سلسلہ کے کارکنوں سے بہت محبت کرنے والی تھیں۔ تین بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ جنت الفردوس میں جگہ دے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

ولادت

مکرم عطاء الرحمان احمد صاحب گورایہ مقیم ٹورانٹو کینیڈا کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے 18/اکتوبر 2003ء کو پہلی بیٹی سے نوازا ہے۔ بچی کا نام ''ایمان عطا'' رکھا گیا ہے۔ نومولودہ مکرم پروفیسر محمد خالد گورایہ پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کی پوتی اور مکرم چوہدری ناصر احمد بسراء صاحب رحیم یار خان کی نواسی ہے۔ بچی کے نیک خادمہ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

مکرم سلیم احمد ناصر صاحب کارکن اقامۃ الظفر کے والد مکرم نصیر احمد ناصر صاحب کارکن دارالضیافت ربوہ دل کی تکلیف کی وجہ سے آئی سی یو میں داخل ہیں۔ شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

مکرم اعجاز احمد صاحب کارکن انصار اللہ کے بھتیجے رفیق احمد صاحب ابن مکرم مشتاق احمد صاحب دارالعلوم شرقی نور کے دماغ کا اپریشن یکم نومبر کو الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں ہو رہا ہے۔ آپریشن کی کامیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

فوڈ فیکٹری کے لئے مشورہ

اگر آپ کوئی بھی فوڈ فیکٹری کسی پیمانے پر شروع کرنا چاہتے ہیں یا فوڈ پروسیسنگ کر رہے ہیں نئی پروڈکٹ کوالٹی کنٹرول اور پلانٹ کے بارہ میں فنی مشاورت کے لئے نظارت صنعت وتجارت سے رابطہ کریں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مکرم فہیم الدین ناصر صاحب مربی سلسلہ کو مورخہ 23/ستمبر 2003ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچے کا نام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ''دانش احمد'' عطا فرمایا ہے اور وقف نو میں شامل ہے نومولود مکرم مرزا مجید احمد صاحب مرحوم اکاؤنٹس آفیسر P.I.A سابق سیکرٹری مال محلہ ناصر آباد غربی کا پوتا اور مکرم مبارک احمد قمر صاحب مربی سلسلہ کا نواسہ ہے اللہ اس کو نیک صالح اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔

سانحہ ارتحال

مکرم مسعود احمد صاحب دارالعلوم وسطی کی والدہ مکرمہ عزیزہ بیگم صاحبہ زوجہ چوہدری نور محمد صاحب مرحوم 25/اکتوبر 2003ء بروز ہفتہ بقضائے الٰہی وفات پاگئی ہیں آپ موصیہ تھیں۔ جنازہ مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے 26/اکتوبر بعد نماز عصر بیت مبارک میں پڑھایا بعد از تدفین مکرم چوہدری اللہ بخش صادق صاحب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے دعا کروائی۔ مرحومہ نے اپنی یادگار تین بیٹے اور تین بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ آپ پروفیسر صادق علی صاحب ناصر آباد شرقی کی ہمشیرہ تھیں۔ مرحومہ کے درجات کی بلندی اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

سانحہ ارتحال

مکرم فضل حسین صاحب صدر محلہ نصرت آباد کے خالہ زاد بھائی مکرم چوہدری غلام محی الدین صاحب آف گوئی ضلع کوٹلی آزاد کشمیر 22/اکتوبر 2003ء حرکت قلب بند ہو جانے سے بعمر 66 سال مولا حقیقی سے جا ملے مرحوم نیک اور ملنسار اور مہمان نواز تھے۔ مرکزی نمائندوں کی خدمت کو سعادت سمجھتے اگلے دن دن 23/اکتوبر کو مکرم مشہود احمد صاحب بھٹی نے نماز جنازہ پڑھائی مقامی قبرستان میں تدفین ہوئی اور قبر تیار ہونے پر مربی صاحب نے دعا کروائی مرحوم نے بیوہ کے علاوہ 4 بیٹے اور 6 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

رپورٹ خدمت خلق خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ

سال 2003ء۔2002ء میں مجلس خدام الاحمدیہ مقامی ربوہ کو خدمت خلق کے مختلف میدانوں میں نمایاں خدمت کی توفیق ملی ہے اس کے مختصر کوائف بغرض دعا پیش ہیں۔

نئے تعلیمی سال 2003ء کے موقع پر ہر سال کی طرح امسال بھی مستحق طلبہ کو نئی کتب کے سیٹ دینے کی توفیق ملی۔ اس بار 1555 طلبہ کو نئی کتب کے سیٹ دیئے گئے جس کی مالیت 2 لاکھ روپے سے زائد ہے۔ 60 سے زائد طلبہ کی فیسز اور دوسرے تعلیمی اخراجات پر ساٹھ ہزار روپے سے زائد رقم خرچ ہوئی۔ 200 سے زائد طلبہ کی فری کوچنگ سے اعانت کی گئی۔

عیدالفطر کے موقع پر راشن کے 900 گفٹ پیکس بنائے گئے۔ جن پر 5 لاکھ سے زائد رقم خرچ ہوئی۔ ایک ڈسٹرکٹ جیل میں قیدیوں کو عید گفٹس دیئے گئے۔ نادار قیدیوں کی ادائیگی جرمانہ برائے رہائی کے لئے تیس ہزار سے زائد رقم دی گئی۔ سال رواں میں 1059 بوتل عطیہ خون دیا گیا۔ آشوب چشم کی وبا پر ربوہ میں 11/اگست کو فری ہومیو پیتھک کیمپس کا انعقاد کرکے گھر گھر دوائی دی گئی۔ عطیہ چشم کے 1500 وصیتی فارم پر کروانے کی توفیق ملی۔ 6 پولیو ڈیز پر ربوہ کے خدام نے گھر گھر جا کر بچوں کو قطرے پلائے۔ ربوہ میں خدام الاحمدیہ کے زیر انتظام 6 فری ہومیو پیتھک ڈسپنسریاں چل رہی ہیں۔ جن میں 21 ہزار سے زائد مریضوں کا علاج کیا گیا۔ مجلس ربوہ کو محض خدا کے فضل سے امسال 504 فری میڈیکل کیمپس لگانے کی توفیق ملی جن میں پچاس ہزار سے زائد مریضوں کا علاج کیا گیا۔ جس پر پونے دو لاکھ روپے خرچ ہوئے۔ گرمیوں میں جمعۃ المبارک کے موقع پر بیت الاقصیٰ اور مختلف راستوں پر ٹھنڈے پانی کا انتظام کیا گیا۔ شعبہ اطفال نے تقریباً ڈیڑھ لاکھ روپے کی اشیاء تحفہ میں تقسیم کیں۔ اس کے علاوہ بے روزگار احباب کے لئے مشاورتی سیل میں مشورے دیئے گئے اور 30 سے زائد خدام کو مختلف مقامات پر رابطہ کرکے روزگار دلایا گیا۔ شادی بیاہ کے موقع پر خدمت کی توفیق ملتی رہی۔ نیز تجہیز وتکفین اور بیرون جات سے آنے والے جنازوں کے لئے خدام مستقل طور پر تدفین میں شرکت کرتے ہیں ناصر آباد جنوبی میں وقار عمل کرکے چار فٹ کی ایک سڑک بنائی گئی۔ تین سو سے زائد خدام روزانہ رات کو پہرہ دیتے ہیں تا لوگ سکون سے سو سکیں۔ عیدین اور دیگر اجتماعی مواقع پر خدام ربوہ لوگوں کی سہولت اور خدمت کے لئے ہمہ وقت مستعد رہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس مساعی کو قبول فرمائے۔

چپ بورڈ، پارٹی بورڈ، ہیز بورڈ، لیمینیٹس بورڈ، فلش ڈور، مولڈنگ، کیلئے تشریف لائیں۔
فیصل ٹریڈنگ کمپنی
145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور
طالب دعا: فیصل خلیل خاں، قیصر خلیل خاں
فون: 7563101 موبائل: 0300-4201198

ٹیڑھے دانتوں کا فکسڈ بریسیز سے علاج کیا جاتا ہے۔
ڈینٹل سرجن
ڈاکٹر وسیم احمد ثاقب بی ڈی ایس
0300-9666540
احمد ڈینٹل سرجری فیصل آباد دستیانہ روڈ پیپلز کالونی
شام 6 بجے سے 10 بجے رات فون کلینک: 549093
مجید کلینک 3 گورونانک پورہ فیصل آباد
صبح 9 بجے سے دوپہر 2 بجے فون کلینک: 614838

خبریں
ملکی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ میں طلوع وغروب

جمعرات	30۔اکتوبر	زوال آفتاب	11-52
جمعرات	30۔اکتوبر	افطار	5-23
جمعہ	31۔اکتوبر	انتہائے سحر	5-01
جمعہ	31۔اکتوبر	طلوع آفتاب	6-21

امید ہے پاکستان بھارت کو مثبت جواب دے گا۔ امریکی وزیر خارجہ کولن پاول نے اپنے پاکستانی ہم منصب خورشید محمود قصوری اور بھارتی وزیر خارجہ یشونت سنہا سے فون پر رابطہ کیا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ پاکستان بھارت کی امن تجاویز کا مثبت جواب دے گا۔ ادھر خورشید قصوری نے کہا ہے کہ کشمیر سمیت اعتماد کی بحالی کے تمام منصوبوں پر جلد مذاکرات شروع کرنے کے مؤقف پر قائم ہیں۔

پارلیمنٹ چلانے میں سنجیدہ ہیں۔ وزیر اعظم میر ظفر اللہ جمالی نے کہا ہے کہ حکومت پارلیمنٹ چلانے میں سنجیدہ ہے اور پارلیمانی نظام کے استحکام کے لئے پارلیمنٹ کو چلانا ضروری ہے۔ پارلیمنٹ ہاؤس میں اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تمام ارکان کو پارلیمنٹ کی کارروائی میں سنجیدگی سے حصہ لینا چاہئے۔

مہنگائی روکنے کے لئے حکومتی اداروں سے رابطہ رکھیں۔ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ ارا کین اسمبلی اپنے علاقوں میں رمضان المبارک کے دوران اشیائے خوردنی کی قیمتوں کو اعتدال پر رکھنے اور منافع خوری اور ذخیرہ اندوزی روکنے کے لئے حکومتی اداروں کے ساتھ قریبی روابط رکھیں تا کہ ان اقدامات پر مؤثر طریقے سے عملدرآمد کیا جاسکے۔

بھارت کی طرف سے عملی اقدامات کا آغاز۔ پاکستان کے ساتھ کشیدگی کم کرنے کی کوششوں کے تحت بھارت نے پیش کی گئی اپنی امن تجاویز پر عملدرآمد کے لئے بعض عملی اقدامات کرنے کا آغاز کر دیا ہے۔ بھارتی وزیر خارجہ کے ترجمان نے بتایا ہے کہ دہلی ٹرانسپورٹ کارپوریشن نے پاکستان میں اپنے ہم منصب ادارے کو تجویز دی ہے کہ دہلی لاہور بسوں کی تعداد میں اضافہ کر دیا جائے۔ پاکستان کے 65 سال سے زائد عمر کے افراد کو سرحد عبور کرنے کی اجازت دی ہے۔ اور مزید 20 پاکستانی بچوں کا مفت علاج ہوگا۔ ترجمان نے کہا توقع ہے پاکستان مثبت جواب دے گا۔

ایف سی کالج لاہور سمیت 48 تعلیمی ادارے سابقہ مالکان کے حوالے۔ حکومت پنجاب نے سرکاری تحویل میں لئے گئے 1421 تعلیمی اداروں میں سے اب تک ایک کالج سمیت 48 ادارے ان کے سابقہ مالکان کے حوالے کر دیئے ہیں۔ واپس کئے جانے والے تمام ادارے مسیحی مشن سے تعلق رکھتے ہیں۔ ان اداروں کو 1972ء میں سرکاری تحویل میں لیا گیا تھا۔ سرکاری تحویل میں لئے گئے تعلیمی اداروں کی تفصیل کچھ یوں ہے۔ لاہور ریجن کے پرائمری سکول 470، مڈل سکول 77، راولپنڈی ریجن کے پرائمری سکول 185، مڈل سکول 136 گجرات ریجن کے 67، سرگودھا ریجن کے 4، جھنگ ریجن کے 12، فیصل آباد ریجن کے 70، مظفر گڑھ کے 2، بہاولپور کا ایک، بہاولنگر کا ایک اور رحیم یار خان کے 8 شامل ہیں۔

24 کروڑ 75 لاکھ ڈالر قرضے کی منظوری۔ بین الاقوامی مالیاتی فنڈ نے پاکستان کے لئے 24 کروڑ 75 لاکھ ڈالر قرضے کی منظوری دی ہے۔ اور ڈیڑھ ارب ڈالر کے قرضے کو تین شرائط سے مستثنیٰ قرار دیا ہے۔ اس بات کا اعلان واشنگٹن میں آئی ایم ایف بورڈ آف ڈائریکٹرز کے اجلاس میں کیا گیا۔

بغداد میں خودکش دھماکہ۔ عراق میں مسلسل دوسرے روز بھی خودکش دھماکوں کا سلسلہ جاری رہا جس کے دوران چھ افراد ہلاک اور امریکی فوجیوں سمیت درجنوں افراد زخمی ہو گئے۔ فلوجہ میں کار دھماکہ پولیس سٹیشن کے اندر ہوا۔ قریبی سکول اور بجلی گھر کو بھی نقصان پہنچا۔ فوجیوں نے پورا علاقہ سیل کر دیا۔ گھر گھر تلاشی کے دوران کئی شہری گرفتار کر لئے گئے۔ بغداد میں گرنیڈ حملے میں ڈپٹی میئر بغداد اور ایک امریکی فوجی ہلاک ہوگیا۔ ریڈ کراس نے غیر ملکی عملہ واپس بلا لیا جس سے امدادی سرگرمیاں معطل ہوگئیں۔ امریکہ نے کہا ہے کہ ریڈ کراس کام جاری رکھے ورنہ یہ ''دشمن کی فتح'' ہوگی۔ ہالینڈ نے اپنا سفارتخانہ بغداد سے بند کر کے عمان منتقل کر دیا ہے۔ جاپان نے کہا ہے کہ فوج عراق بھیجنے کا کوئی ارادہ نہیں۔ فرانس کا کہنا ہے کہ اختیارات عراق کو منتقل کرنے میں دیر نہیں کی جانی چاہئے۔

افغانستان میں القاعدہ کے خلاف آپریشن۔ افغانستان میں طالبان اور القاعدہ کے خلاف آپریشن میں سی آئی اے کے دو اہلکاروں سمیت 12۔ ہلاک ہو گئے۔ آپریشن میں جنگی طیاروں اور ہیلی کاپٹروں نے بھی حصہ لیا۔ بلخ میں گورنر پولیس سربراہ اور میئر کو تبدیل کر دیا گیا۔

اسرائیل نے عالمی قوانین کی خلاف ورزی کی۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے کہا ہے کہ اسرائیل کشیدگی میں اضافہ سے باز رہے۔ اس نے غزہ میں فلسطینیوں کی تین عمارتیں تباہ کر کے عالمی قوانین کی خلاف ورزی کی ہے۔ پچھلے ماہ کے دوران غزہ کے علاقے میں قریباً 200 عمارتوں کو تباہ کیا گیا جس سے کم از کم 2000 افراد بے گھر ہوئے۔ اسرائیل ایسے اقدامات سے باز رہے۔ سیکرٹری جنرل نے کہا کہ علاقے میں آزاد اور خود مختار فلسطینی ریاست میں سلامتی کی ضمانت ہے۔

ایران شام اور لبنان کا اتحاد۔ اسرائیل کے خلاف ایران۔ شام اور لبنان نے اتحاد کر لیا ہے۔ اسرائیل کے حملوں کا بھرپور جواب دینے کے لئے لبنان اور شام نے فوجی رابطے کر کے حملوں کے لئے فارمولا تیار کیا ہے اور ایران نے مکمل تعاون کرنے کی یقین دہانی کرائی ہے۔ اسرائیلی طیاروں نے لبنان میں حزب اللہ کے ٹھکانوں پر بمباری کی۔

امریکہ اور روس دشمن ہیں نہ اتحادی۔ روسی وزیر دفاع سرگئی ایوانوف نے کہا ہے کہ امریکہ اور روس نہ تو ایک دوسرے کے دشمن ہیں اور نہ اتحادی۔ انہوں نے کہا کہ روس بدستور اپنا حقیقی فوجی نظریہ عوام کی نظروں سے اوجھل رکھے گا۔

مسجد پر قبضہ کے لئے لڑائی۔ یمن میں ایک مسجد پر قبضہ کے لئے جھگڑے میں ایک شخص ہلاک اور ایک زخمی ہو گیا۔ جھگڑا بنیاد پرست مسلمانوں اور نمازیوں کے درمیان ہوا۔ حکام نے متعدد افراد کو گرفتار کر لیا۔

افغانستان کے لئے امداد۔ یورپی یونین نے افغانستان کے لئے 8 کروڑ یورو کی امداد کا اعلان کر دیا ہے۔ امداد کا بڑا حصہ این جی اوز اور اقوام متحدہ کے ذریعہ استعمال کیا جائے گا اور حکومت کے ترقیاتی کاموں کے لئے ڈیڑھ کروڑ یورو جاری کئے جائیں گے۔

آگ کیلی فورنیا سے لاس اینجلس تک پھیل گئی۔ کیلی فورنیا کی آگ لاس اینجلس تک پھیل گئی ہے علاقے کو آفت زدہ قرار دے دیا گیا ہے۔ مرنے والوں کی تعداد 15 ہوگئی۔ 11 سو گھر تباہ ہو گئے۔ امریکی صدر بش نے کہا ہے کہ متاثرہ افراد کی ہر ممکن امداد کریں گے۔

مصر کی 88000 مساجد میں ایک خطبہ۔ رمضان المبارک کے آغاز سے پورے مصر کی 88 ہزار سے زائد مساجد میں ایک ہی خطبہ دینے کا حکم دیا گیا۔ عملدرآمد نہ کرنے پر سزا ہوگی۔ یہ حکم مصری صدر حسنی مبارک نے امریکی دباؤ سے مجبور ہو کر دیا خلیجی ریاستوں میں پہلے ہی اس قسم کے حکم پر عمل درآمد ہو رہا ہے۔

پاکستان نے جنوبی افریقہ سے کرکٹ سیریز جیت لی۔ پاکستان نے جنوبی افریقہ کے خلاف ٹیسٹ سیریز جیت لی۔ دونوں ٹیموں کے درمیان ہونے والا دوسرا اور آخری ٹیسٹ میچ دلچسپ مقابلے کے بعد ڈرا ہو گیا دو ٹیسٹ میچوں کی سیریز میں پہلا ٹیسٹ پاکستان جیت چکا ہے۔ توفیق عمر کو مین آف دی سیریز قرار دیا گیا

ہومیوپیتھی کی آسان مختصر، دلچسپ، مدلل "خالص سائنسی" شکل

HOLISMOPATHY

سیکھئے۔ پروفیسر سجاد۔ علوم شرقی۔ 212694

نیز پرانے کولر اور گیزر ریپئر اور تبدیل بھی کئے جاتے ہیں۔

1-B 265/16 کالج روڈ نزد اکبر چوک

25 سال سے آپ کی خدمت میں پیش پیش

لاہور اسلام آباد، کراچی، ڈیفنس کراچی، ڈیفنس لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ

برانچ-10- حمزہ بلاک مین روڈ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

فون 7441210۔ موبائل-0300-8458676

چیف ایگزیکٹو۔ ڈاکٹر چوہدری زاہد فاروق

زاہد اسٹیٹ ایجنسی

ہیڈ آفس۔ 41 گراؤنڈ فلور۔ 4 بلاک کمرشل گول پلازہ۔ انز سرکل DHA

فون آفس:- 5740192 موبائل-0300-8458676

چیف ایگزیکٹو: چوہدری عمر فاروق

روزنامہ الفضل رجسٹرڈ نمبر سی پی ایل 29